

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال و جواب

جینیوا مذاکرات اور سوڈان میں جنگ کے خاتمے کی کوشش

(ترجمہ)

سوال:

سوڈان میں تقریباً 16 ماہ سے جاری جنگ کے خاتمے کے لیے جینیوا مذاکرات کا افتتاحی اجلاس بدھ 14 اگست، 2024ء کو عالمی ثالثی شراکت داروں، امریکہ، سوئٹزرلینڈ، سعودی عرب، مصر، امارات، افریقی یونین اور اقوام متحدہ کی موجودگی میں منعقد ہوا جبکہ سوڈانی فوج ان مذاکرات میں غیر حاضر رہی تھی۔ امریکہ کی طرف سے جدہ کے بجائے جینیوا میں کانفرنس بلانے اور اس کانفرنس کے شرکاء کو وسعت دینے کی وجہ کیا ہے؟ اور سوڈانی فوج کے شرکت نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟ کیا جنگ بندی کے حصول کے ارادے کے بغیر جینیوا مذاکرات کے لئے امریکی دعوت وقت کا ضیاع ہے؟ یا اس کا ان برطانوی افواج سے کوئی تعلق ہے جو ابھی تک مزاحمت کر رہی ہیں؟ اور الفاشر شہر میں بار بار جھڑپیں کیوں ہوتی ہیں اور دونوں جماعتوں کے لیے اس کی کیا اہمیت ہے؟ شکریہ

جواب:

مندرجہ بالا سوالات کے جواب کی وضاحت کے لیے، ہم درج ذیل امور کا جائزہ لیں گے۔ ہم آخری سوال کے ساتھ شروع کریں گے:

اول: ہم نے 19 دسمبر 2023ء کو "ایک سوال کے جواب" میں ذکر کیا تھا:

[یہ تنازعہ جلدی حل نہیں ہوگا، اور اس میں کچھ وقت بھی لگ سکتا ہے، کیونکہ مقصد یہ ہے کہ اس تنازعے کو وہاں امریکہ کے دو فریقوں: فوجی کمانڈ اور ریپڈ سپورٹ کمانڈ کے درمیان محدود رکھا جائے۔ فریقین کے مابین پھوٹ پیدا کر کے امریکہ اس تنازعے کے نتائج کو کنٹرول کر رہا ہے، تاکہ برطانیہ اور یورپ کے وفادار مخالفین کو مفلوج کر دیا جائے، جیسا کہ اپریل 2023ء کے وسط میں تنازعہ

شروع ہونے کے بعد سے ہوا ہے، اور پھر ان کو کم ترین حد تک کمزور کر دیا جائے۔ اس نکتہ کی مزید وضاحت کے لیے ہم درج ذیل نکات پیش کرتے ہیں:

الف- 21 نومبر 2023 کو ریپڈ سپورٹ فورسز نے مشرقی دار فور ریاست کے دار الحکومت الضعین شہر پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے وہاں موجود 20 ویں ڈویژن کی فوجی کمان کے ہیڈ کوارٹرز پر بھی بغیر کسی لڑائی کے قبضہ کر لیا، جب فوج نے وہاں سے یہ کہہ کر پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کیا کہ تصادم کے خطرے سے بچا جائے اور شہریوں کو نقصان سے بچایا جائے! ریپڈ سپورٹ فورسز نے ایک بیان میں دعویٰ کیا کہ: "ان کی فتوحات حقیقی امن کے لیے ایک وسیع باب کھول رہی ہیں... اور کہ مشرقی دار فور کی ریاست، بشمول الضعین، ان کے تحفظ میں محفوظ رہے گی" (الجزیرہ، 22 نومبر 2023)۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ الضعین شہر ریقات قبیلے کا گڑھ ہے، جس سے ریپڈ سپورٹ فورسز کے کمانڈر، ڈگلو، تعلق رکھتے ہیں، اور ان کی زیادہ تر قیادت اور ارکان بھی اسی قبیلے سے ہیں۔ اس سے پہلے، ان فورسز نے نیلا شہر، جو جنوبی دار فور ریاست کا دار الحکومت ہے، زالنحی شہر، جو وسطی دار فور ریاست کا دار الحکومت ہے، اور الجنیدہ شہر، جو مغربی دار فور ریاست کا دار الحکومت ہے، پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب ان کے لیے شمالی دار فور ریاست کے دار الحکومت اور دار فور خطے کے سیاسی اور انتظامی مرکز الفاشر شہر پر قبضہ کرنا باقی رہ گیا ہے۔ اگر ریپڈ سپورٹ فورسز الفاشر پر بھی قبضہ کر لیتی ہیں، تو یہ برطانیہ نواز اور یورپی تحریکوں، خصوصاً سوڈان لبریشن موومنٹ اور جسٹس اینڈ ایکویلیٹی موومنٹ کو ایک تباہ کن ضرب لگانے کے مترادف ہوگا۔

ہم نے اسی سوال و جواب میں یہ بھی بیان کیا تھا: [یہ تحریکیں الفاشر کا دفاع کرنے کے لیے پر عزم تھیں، ورنہ وہ ختم ہو جائیں گی... خاص طور پر اس لئے کہ الفاشر شہر ایک اسٹریٹجک مقام پر واقع ہے، کیونکہ اس کی سرحدیں لیبیا، چاڈ، اور دار فور کے مغربی شہروں کی سرحدوں سے جڑی ہوئی ہیں]۔

اور پھر ہم نے مزید کہا تھا: [ریپڈ سپورٹ فورسز (RSF) نے فوج کے سامنے دار فور کا رخ کیا، اور ملک میں مرکزی حزب اختلاف بن گئی۔ ممکن ہے کہ امریکہ کے پاس سوڈان میں دو ونگز ہوں: ایک سیاسی ونگ جو RSF کا ہو، لیکن ہتھیاروں کے ساتھ ہو، تاکہ وہ حزب اختلاف کی قیادت کرے، اور دوسرا فوج کا عسکری ونگ... تاکہ دونوں ونگز امریکہ کے مفادات کا تحفظ کریں۔ جہاں تک RSF حزب اختلاف کو غیر مسلح نہ کرنے کی بات ہے، تو اس کی ممکنہ طور پر دو وجوہات ہیں: پہلی، یورپی حزب اختلاف کو کنٹرول میں رکھنا، جو برطانوی ایجنٹوں پر مشتمل ہے، کیونکہ اسے سیاسی طور پر ختم کرنا آسان نہیں ہے، بلکہ یہ کام فوجی مدد سے کرنا پڑے گا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ دار فور میں ریپڈ سپورٹ فورسز ایک سیاسی حزب اختلاف کے طور پر مسلح قوت کے ساتھ موجود رہے، تاکہ اگر امریکہ کے مفاد میں جنوبی سوڈان کے بعد ایک اور علیحدگی ضروری ہو، تو وہ دار فور میں اس علیحدگی کو عمل میں لاسکے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس علیحدگی کا وقت ابھی نہیں آیا، لیکن اس کے لیے ماحول تیار کیا جا رہا ہے [سوال و جواب کے اقتباس کا اختتام۔

لہذا، الفاشر تمام فریقین کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔ یہ امریکہ اور اس کے پیروکاروں (فوج اور ریپڈ سپورٹ فورسز) کے لیے انتہائی اہمیت رکھتا ہے تاکہ دار فور میں RSF ایک مسلح قوت کے ساتھ سیاسی حزب اختلاف بن سکے، اور اگر امریکہ کے مفاد میں جنوبی سوڈان کے بعد ایک اور علیحدگی ضروری ہو، تو وہ دار فور میں ہو۔ یہ یورپی حزب اختلاف کے لیے بھی اہم ہے، کیونکہ دار فور میں ان کے پاس الفاشر کے علاوہ کچھ باقی نہیں بچا جس پر وہ انحصار کر سکیں۔ اگر انہیں یہاں سے نکال دیا گیا تو یہ حزب اختلاف ختم ہو جائے گی، خاص طور پر اس لیے کہ الفاشر شہر ایک اسٹریٹجک مقام پر واقع ہے، کیونکہ اس کی سرحدیں لیبیا، چاڈ، اور دار فور کے مغربی شہروں کی سرحدوں سے جڑی ہوئی ہیں۔ اسی لیے وہاں شدید لڑائی ہو رہی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ RSF ابھی تک الفاشر پر قبضہ نہیں کر سکی ہے۔ اگرچہ الفاشر دار فور میں فوج کا آخری گڑھ ہے، اور بظاہر وہ RSF کے خلاف حزب اختلاف کے ساتھ ہیں، لیکن وہ RSF کے خلاف سنجیدگی سے نہیں لڑ رہے، ورنہ فوج ان کا خاتمہ کر دیتی، کیونکہ ان کے پاس کافی طاقت موجود ہے۔ تاہم، امریکی منصوبہ یہ ہے کہ فوج اور RSF موجود رہیں، جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا، اور یورپی حزب اختلاف کو ختم یا کمزور کر دیا جائے۔

دوم: جینیوا کانفرنس سے متعلق سوالات کے جوابات ہم یوں دیں گے:

1- امریکی وزیر خارجہ بلنکن نے 23 جولائی 2024ء کو بیان دیا: [”واشنگٹن نے سوڈانی مسلح افواج اور ریپڈ سپورٹ فورسز کو 2024/8/14 سے سوئٹزرلینڈ میں امریکہ کی طرف سے ایک جنگ بندی مذاکرات میں شرکت کی دعوت دی ہے۔“ انہوں نے کہا، ”یہ مذاکرات، جن کی مشترکہ میزبانی سعودی عرب بھی کر رہا ہے، اور ان میں افریقی یونین، مصر، امارات، اور اقوام متحدہ کو مبصرین کے طور پر شامل کیا جائے گا۔“ انہوں نے کہا، ”سوئٹزرلینڈ میں ہونے والے مذاکرات کا مقصد ملک گیر سطح پر تشدد کے خاتمے، ضرورت مندوں کو انسانی امداد کی فراہمی، اور کسی بھی معاہدے پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے ایک مضبوط مانیٹرنگ اور تصدیقی میکانزم تیار کرنا ہے۔“ انہوں نے نشاندہی کی کہ ”ان مذاکرات کا مقصد وسیع تر سیاسی مسائل کو حل کرنا نہیں ہے“ (State.gov; فرانس پریس، 2024/7/23)۔ جیسا کہ جدہ میں ہونے والے مذاکرات کے پچھلے ادوار نے کسی بھی نتائج کو حاصل کرنے سے گریز کیا، امریکہ نے جان بوجھ کر ایسا کیا، کیونکہ وہ دونوں فریقوں کے درمیان لڑائی کو روکنا نہیں چاہتا تھا۔ بلنکن کا بیان کہ ”یہ مذاکرات وسیع تر سیاسی مسائل کو حل کرنے کا مقصد نہیں رکھتے“ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جینیوا کا اجلاس دونوں

فریقوں کے درمیان لڑائی کے خاتمے کا نتیجہ نہیں بنے گا، بلکہ یہ صرف مذاکرات برائے مذاکرات ہی ہوں گے! اس کی تصدیق امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان میٹھیو ملر کے بیان سے ہوتی ہے، جنہوں نے کہا، "وہ کسی معاہدے تک پہنچنے کے امکان کا اندازہ نہیں لگا سکتے، لیکن ہم صرف دونوں فریقین کو مذاکرات کی میز پر واپس لانا چاہتے ہیں،" انہوں نے مزید کہا، "ہم امید کرتے ہیں کہ آخر کار یہ ایک جنگ بندی پر منبج ہو سکتے ہیں" (دی انڈیپنڈنٹ عربیہ، 2024/7/24)۔

برطانیہ نے بھی یہ سمجھ لیا ہے کہ امریکہ کی جانب سے بلائے گئے جینوا مذاکرات سے کوئی حل نہیں نکل سکے گا۔ اقوام متحدہ کے سفیر رمتانہ لعمامرانے 29 جولائی 2024ء کو سلامتی کونسل کے اجلاس میں امریکہ کی جانب سے 14 اگست 2024ء کو بلائے گئے جینوا اجلاس کے بارے میں بیان دیتے ہوئے، جینوا مذاکرات کو "ایک طویل اور پیچیدہ عمل میں حوصلہ افزا پہلا قدم" [قراردیا (الشرق الاوسط، 2024/7/29)]۔ دوسرے الفاظ میں، انہوں نے اس بات کا اعلان کیا کہ اس اجلاس میں کوئی حل نہیں نکلے گا، بلکہ یہ جینوا میں رہون دریا کے کنارے پر محض بات چیت کے لیے تھا! یہ بات یاد رہے کہ سفیر رمتانہ لعمامرا، جو الجزائر کے سابق وزیر خارجہ ہیں، برطانیہ کے ایجنٹوں میں سے ہیں جو یورپی یونین اور برطانوی ایجنٹوں کو سوڈان سے متعلق مذاکرات میں شامل کرنے کے لیے کام کرتے ہیں، جیسا کہ 26 اور 27 جولائی 2024ء کو منعقد ہونے والے جبوتی کے اجلاس میں ہوا، جس میں 20 سے زائد ممالک نے شرکت کی، جن میں یورپی یونین بھی شامل تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ امریکہ نے رمتانہ لعمامرا کو لیبیا کے لیے سفیر مقرر ہونے سے روکنے میں کامیابی حاصل کی ہے، تاہم برطانیہ انہیں سوڈان کے لیے اقوام متحدہ کا سفیر مقرر کرنے میں کامیاب رہا۔

2- جیسے ہی امریکہ نے اپنے وزیر خارجہ کے ذریعے سوئٹزرلینڈ میں کانفرنس منعقد کرنے کی دعوت دی، ریپڈ سپورٹ فورسز نے فوری طور پر جواب دینے کی کوشش کی۔ اس بیان کے بعد، 23 جولائی 2024ء کی شام کو ریپڈ سپورٹ فورسز کے کمانڈر محمد حمدان ڈگالو (حمیدی) نے ٹوٹو پلٹ فارم (X) پر بلنکن کی دعوت کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا: "میں اعلان کرتا ہوں کہ ہم 14 اگست 2024 کو سوئٹزرلینڈ میں ہونے والے آئندہ جنگ بندی مذاکرات میں شرکت کریں گے"۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈگالو کو اس دعوت کے بارے میں پہلے ہی علم تھا اور انہوں نے امریکی محکمہ خارجہ کے چینلز سے اس کے اسباب جان لیے تھے، کیونکہ انہوں نے جواب دینے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں کی۔ حالانکہ آرمی کے کمانڈر اور خود مختاری کونسل کے چیئرمین البرہان بھی اس سے واقف تھے، لیکن طے شدہ بات یہ تھی کہ وہ اسے مسترد کر دے اور ان کا جواب دیر سے آئے تاکہ یہ ظاہر ہو کہ ان کے پاس خود مختاری ہے اور وہ اعتراض کر سکتے ہیں۔ لہذا انہوں نے جینوا کانفرنس پر مشاورت کے لیے امریکہ سے ملاقات کی درخواست کی، گویا البرہان کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ امریکہ کی منظوری کے بغیر خود کوئی فیصلہ لے سکتے ہیں! پھر بعد میں انہوں نے ان مشاورتوں کی ناکامی کا اعلان کر دیا:

[سوڈانی-امریکی مشاورت، جس نے فوج کی RSF کے ساتھ مذاکرات میں شرکت کا راستہ ہموار کیا، رسمی طور پر رک گئی ہے۔ یہ مشاورت سعودی شہر جدہ میں فوجی قیادت کی حمایت یافتہ حکومت کے درخواست پر ہوئی تھی، جس کا صدر مقام پورٹ سوڈان میں ہے، جو جینیوا کانفرنس کو اس کے مقررہ تاریخ سے پہلے ناکام کرنے کی دھمکی دے رہی تھی۔ باخبر ذرائع کے مطابق، مشاورتوں کی ناکامی کی بنیادی وجوہات میں سوڈانی وفد کا IGAD اور متحدہ عرب امارات کو "مشاہدین" کے طور پر شرکت کی اجازت نہ دینا شامل ہے، اور مذاکرات میں شرکت حکومت کے نام پر ہونی چاہیے نہ کہ فوج کے نام پر، اور مذاکرات سے پہلے جدہ انسانی حقوق (Jeddah Humanitarian Declaration) کے اعلان پر عمل درآمد کیا جانا چاہیے۔" وفد کے سربراہ، ابو نمونہ سے یونہی جانے دیا "اور مذاکرات میں شرکت کے حوالے سے کوئی فیصلہ نہیں کیا، بلکہ اس کو قیادت کے جائزوں پر یہ کہہ کر چھوڑ دیا: "آخر کار معاملہ قیادت کے فیصلے اور جائزوں پر منحصر ہے" [الشرق الاوسط، 2024/8/13]۔

3- اس طرح، جدہ میں ہونے والی مشاورتیں سوئٹزرلینڈ اجلاس پر اتفاق کرنے میں ناکام رہیں اور اس کی وجہ یہ بنی کہ یہ دعوت فوج یا حکومت کے لیے تھی؟! گویا البرہان امریکہ کی جینیوا اجلاس کی درخواست کو مسترد کر سکتا تھا اگر یہ درخواست سنجیدہ ہوتی! بلکہ، یہ مذاکرات کے موضوع سے فریقین کو توجہ ہٹانے کے لیے ہے تاکہ امریکہ یورپی اثر و رسوخ کو سوڈان میں ختم کرے اور ایک حل تک پہنچے جو اسے آئندہ انتخابات میں مثبت ترغیب دے سکے۔ اس امر کی تاخیر کی وجہ، جو سوڈان کے مسئلے کا حل نہ ملنے کی وجہ سے ہے، یہ ہے کہ یورپی اور برطانوی فریقین ابھی بھی سوڈان میں مضبوط ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا، امریکہ نے البرہان اور حمیدی کے درمیان تنازعے کو نمایاں کرنے کی کوشش کی تاکہ یورپی طاقتوں کو کنارے کیا جاسکے، لیکن ابھی تک یہ مقصد حاصل نہیں ہوا، کیونکہ سوڈان میں برطانوی سرگرمی کو یو اے ای نے مضبوط کیا، بعد ازاں کینیڈا کی ناکامی کے بعد، جس نے امن قائم کرنے کے لیے فورسز کی درخواست کی اور برطانوی ایجنٹوں سے تشکیل شدہ شہری عنصر کو مذاکرات میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ نتیجتاً، وہ دونوں میں ناکام رہے، یعنی "جنگ بندی اور شہری عناصر کو شامل کرنا"۔

4- سوڈانی حکومت اور البرہان اس بات سے آگاہ ہیں، کیونکہ سوڈانی اور اماراتی نمائندوں نے 18 جون 2024ء کو سکیورٹی کونسل کے اجلاس کے دوران چیقلش کی۔ سوڈانی نمائندہ، الحارث ادریس الحارث نے تصدیق کی کہ "اس کے پاس UAE کے RSF کی حمایت کرنے کے ثبوت ہیں، جبکہ اماراتی نمائندہ، محمد ابو شہاب نے جواب دیا کہ یہ "جھوٹے الزامات" ہیں اور کہا: "سوڈان میں کسی فوجی فتح یا تصفیے کا کوئی امکان نہیں ہے، اور مذاکرات ہی اس مسئلے کا واحد حل ہے" (سی این این، 2024/6/19)۔ اس بیان کے ذریعے، UAE نے سوڈان میں جاری تنازعے میں مداخلت کا اعلان کیا۔ اس کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان سفارتکاروں کی بے دخلی کا تبادلہ ہوا۔ برطانیہ نے بھی اسی کھیل کو شروع کیا جو امریکہ اپنے ایجنٹوں کے خلاف کھیلتا ہے تاکہ انہیں کنٹرول میں رکھا جاسکے،

یعنی انہیں فوج یا RSF کے تحت رکھا جائے۔ برطانیہ، UAE کے ذریعے، RSF کی حمایت کر کے اپنے ایجنٹوں کو محفوظ بنانے اور ان کی موجودگی کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے، تاکہ RSF انہیں کنٹرول نہ کر سکے یا ان سے نجات نہ حاصل کر سکے۔

برطانوی ایجنٹ، جو "تقدم" (the Progress) کے نام سے مشہور ہیں اور جن کی قیادت عبداللہ حمدوک، سابق سوڈانی وزیر اعظم کر رہے ہیں جنہیں 2021ء میں البرہان اور حمیدی نے معزول کیا تھا، انہوں نے قابل ذکر اقدامات شروع کر دیے۔ 03 اپریل 2024ء کو، سوڈانی عوامی استغاثہ نے حمدوک کی قیادت میں 16 ارکان کی گرفتاری کا حکم جاری کیا اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ استغاثہ کے سامنے خود سپردگی دے دیں، ان پر الزامات عائد کیے گئے کہ "[مدد، معاونت اور سازش کرنا، ریاست کے خلاف جرائم، آئینی نظام کو کمزور کرنا، جنگی جرائم اور نسل کشی میں ملوث ہیں]... (سوڈانی ٹی وی، 2024/4/3)]، لیکن کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی نے خود گرفتاری دی، جو کہ البرہان حکومت کی برطانوی ایجنٹوں کے سامنے کمزوری کو ظاہر کرتی ہے۔ عبدالفتاح البرہان نے ان کے ساتھ بات چیت کرنے سے بھی انکار کر دیا: "[البرہان، سوڈان میں خود مختار کونسل (Sovereignty Council) کے صدر، نے جمعرات کو شہری جمہوری فورسز (تقدم) کے ساتھ مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا" (انادولو ایجنسی، 2024/6/6)]۔

5- متحدہ عرب امارات کا Rapid Support Forces (RSF) کی حمایت کرنا اپنے آقاؤں برطانیہ کے مفادات کے حق میں ہے، نہ کہ اس وجہ سے کہ RSF کے کمانڈر ڈگالو برطانیہ کے ایجنٹ ہیں، بلکہ حقیقت میں وہ امریکہ کے ایجنٹ ہیں۔ برطانیہ امریکہ کے منصوبے کو ناکام بنانے کے لیے ڈگالو اور RSF میں گھسنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جیسے کہ اس نے لیبیا میں کیا، جہاں اس نے اپنے ایجنٹ، متحدہ عرب امارات، کو امریکہ کے ایجنٹ، عمر حقتر کے ساتھ گھسنے کا کردار دیا اور اسے حمایت فراہم کی تاکہ وہ برطانیہ کے ایجنٹوں پر اثر انداز ہو اور اس کے اقدامات کو ناکام بنا سکے۔ اسی طرح، یمن میں بھی امارات نے امریکہ کے زیر قیادت اتحاد میں، جو سعودی عرب کے زیر قیادت تھا، دخل اندازی کی اور برطانیہ نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ایجنٹوں کی مدد کی اور انہیں جنوبی یمن پر کنٹرول حاصل کرنے کی اجازت دی۔ اس نے حوثیوں، جو امریکہ کے ایجنٹ ہیں، کو جنوبی یمن سے نکالنے کی کوشش کی۔ اگر امریکہ کی جانب سے الحدیدہ شہر کی تباہی کی پروپیگنڈا نہ ہوتا تو یہ یمن میں الحدیدہ اور پھر صنعا پر کنٹرول حاصل کر لیتا۔ اسٹاک ہوم کانفرنس 13 دسمبر 2018ء کو منعقد ہوئی اور امارات اور اس کے اتحادیوں کی پیش قدمی کو جنوبی یمن سے روک دیا گیا۔ یہ وہ مکار حربے ہیں جو برطانیہ بین الاقوامی سیاست میں اپناتا ہے!

6- اسی طرح، امریکہ حل تلاش کرنے میں تاخیر کر رہا ہے، Rapid Support Forces (RSF) متفق ہیں اور فوج انکار کر رہی ہے، اور مذاکرات جدہ سے قاہرہ اور جنیوا منتقل ہو رہے ہیں، حل تلاش کرنے کے لیے نہیں بلکہ تاخیر کرنے کے لیے: [... اور عبوری خود مختار کونسل نے ایک بیان میں کہا، "امریکی حکومت کے نمائندے ٹام پیریسیلو کے ساتھ رابطے اور مصری حکومت کی جانب سے قاہرہ میں حکومت کے وفد کے ساتھ اجلاس کی درخواست پر، تاکہ جدہ معاہدے کے نفاذ کے لیے حکومت کے نقطہ نظر پر تبادلہ خیال کیا جاسکے، حکومت قاہرہ کے لیے وفد بھیجے گی"۔ اس نے مزید کہا کہ جدہ معاہدے میں یہ شرط ہے کہ Rapid Support Forces شہری علاقوں کو چھوڑ دیں..."] (المصدر - عربی، 2024/8/19)

7- نتیجہ:

الف: یہ امکان ہے کہ جنیوا کانفرنس میں سوڈانی فوج (SAF) اور ریپڈ سپورٹ فورسز (RSF) کے درمیان لڑائی روکنے کی امید میں گمراہ کن فیصلے جاری کیے جائیں گے، جو کہ 10 دنوں تک جاری رہنے کا شیڈول ہے۔ [جنیوا کی بات چیت امریکی سعودی سرپرستی کے تحت دس دنوں تک جاری رہنے کا شیڈول ہے۔ (الجزیرہ، 2024/8/14)] لیکن صرف غیر موثر طور پر اور کاغذ پر لکھی سیاہی کی مانند ہی رہ جائیں گی۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ عارضی ہو گا اور طویل نہیں رہے گا؛ کیونکہ امریکہ نے ابھی تک اپنے مقاصد حاصل نہیں کیے ہیں۔ یہ انسانی امداد فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے کافی ہو گا۔ [سوڈانی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ چاڈ کے ساتھ سرحد کے پار اُدری کراسنگ کے ذریعے انسانی امداد کی گذرگاہ کی اجازت دے گی۔ جنیوا کانفرنس میں حصہ لینے والے سات عالمی فریقین نے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے۔ (سکائی نیوز عربیہ، 2024/8/17)]۔ [ریاست ہائے متحدہ نے جنیوا مذاکرات کو ایک نیماڈل قرار دیا، جس میں زور دیا گیا کہ بات چیت کا مقصد امداد فراہم کرنے کا دائرہ وسیع کرنا اور انسانی راہداریاں دوبارہ کھولنا ہے۔ (الجزیرہ، 2024/8/20)]۔

ب: امریکہ کی برطانیہ کو سوڈان کے منظر سے باہر رکھنے کی ناکامی اب بھی باقی ہے، خاص طور پر اس کے علاقائی ایجنٹوں، جیسے امارات اور مقامی ایجنٹوں جیسے تقدم کو آرڈینیشن کے ذریعے۔ امریکہ نے اپنی حکمت عملی پر دوبارہ غور کیا اور جنیوا کانفرنس میں امارات کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا، حالانکہ اس نے پہلے یورپی طاقتوں پر غور کیے بغیر جدہ پلیٹ فارم میں اپنے سعودی ایجنٹ کے ساتھ مل کر سوڈانی مسئلے سے متعلق کام کو محدود کر دیا تھا۔ جب "تقدم" نمودار ہو کر "آزادی اور تبدیلی" سے زیادہ موثر ثابت ہوا، اور اس کے پیچھے امارات کا ہاتھ تھا، تو امریکہ نے امارات کو کانفرنس میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ عمل صرف بچاؤ اور دھوکہ تھا، تاکہ لڑائی کو ختم کرنے کے لیے حقیقی کوشش کے بغیر مسئلے کو لٹکائے رکھا جاسکے۔

ج۔ یہ سب سوڈان کے مسلم عوام کے لیے نقصان دہ ہے۔ قاتل اور مقتول دونوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» "اگر دو مسلمان اپنی تلواروں سے آمنے سامنے ہوں، تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہوں گے"۔ فوج اور عوام میں سے مخلص لوگوں کو چاہیے کہ یہ تمام سازشیں اور ایجنٹوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ وہ ہی مصیبت کی جڑ ہیں اور ان کے ذریعے استعماری قوتیں اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو رہی ہیں۔ تمام مخلص لوگوں کو حزب التحریر کی حمایت میں بھی حرکت میں آنا چاہیے، جو دہائیوں سے ان سازشوں کو بے نقاب کرتی آ رہی ہے اور جس کی رائے ہر بار درست ثابت ہوئی ہے۔ طاقتور اور مخلص لوگوں کو اس کی حمایت کرنی چاہیے تاکہ اللہ کے دین کی حمایت کی جاسکے اور اس دین کے استحکام کو یقینی بنایا جاسکے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

﴿وَلِيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾

"اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی ضرور مدد کرتا ہے۔ بے شک اللہ قوی اور غالب ہے" (سورۃ الحج؛ 40:22)۔

15 صفر الخیر 1446ھ

برطابق 20 اگست، 2024ء